قولہ تعالیٰ احل اللہ البیع وحرم الربوا

الحمد للہ تعالیٰ کہ درین ولا رسالہ ہدایت اشتمال مقالہ ربوا و بیع و شرا المسمیٰ بہ

تذکرۃ الربوا

از تالیف تازہ حضرت مولانا محمد قطب الدین دہلوی مدظلہ العالی

در مطبع مجتبائی باہتمام نصیب علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بی نہایت ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ جسنی حلال کیا بیع کو اور حرام کیا ربوا کو
اور صلوۃ وسلام بی انتہا ہی اوس نبی امی پر کہ واضح بیان کی برائی ربوا کی اور خوبی بیع
کی اور اونکی آل اطہار پر اور اصحاب ابرار پر بعد اسکی جاننا چاہیی کہ اسوقت مین کثرۃ سود
لینی دینی کی بدرجہ اتم ہی اسلیی یہہ خیر خواہ خلایق **محمد قطب الدین** دہلوی غفر اللہ تعالے
لہ ولوالدیہ کچھہ آیات وحدیثین برائی سود کی اور تعریف واقسام سود کی لکھتا ہی تا بہائی
مسلمان اونکو دیکھہ کر بچین اس آفت سی وباللہ التوفیق اللہم وفقنا لما تحب وترضی وجنبنا عن
موجبات سخطک وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ابدا ابدا اور اسکا نام
تذکرۃ الربوا رکہا گیا **فصل** فرماتا ہی اللہ جل شانہ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ
یعنی جو کہاتی ہین سود یعنی لیتی ہین سود نہ اوٹہین گی قیامت کو اپنی قبرونسی مگر جسطرح اوٹہتا ہی وہ
کہ جسکی حواس کہو دی جن چمٹ کر **ف** یہہ عذاب اسواسطی ہوگا کہ اونہون نی کہا سودا
کرنا ہی تو ویسا ہی ہی جیسا سود لینا یعنی جائز ہونی مین سود مثل بیع کی ہی اور اللہ نی حلال کیا بیع کو
اور حرام کیا سود پہر جسکو پہنچی نصیحت اپنی رب کی اور باز آیا سود کی لینی سی تو اونکا ہی جو آگی ہو چکا یعنی

پہلی ہو چکی یعنی وہ نہ پہر ا جاوی اوسنی اور اوسکا حکم یعنی عفو کریں اوس سی ...
اور جو کوئی پہر کری یعنی لیوی سود بیع کی سا تہہ مشابہت دیکر حلت مین وہی ہین دوزخ کی لوگ
وہ اوسمین ہمیشہ رہنگی مٹاتا ہی اللہ سود یعنی گہٹاتا ہی مال سود کو اور لیجاتا ہی برکت اوسکی او
بڑہاتا ہی خیرات یعنی زیادہ کرتا ہی اوسکو اور کئی حصہ دیتا ہی ثواب اوسکا اور اللہ نہین دوست رکہتا
کسی ناشکر گنہگار کو یعنی بسبب کہانی سود کی یعنی عذاب کریگا اوسکو ف پہر تہوڑی دور آگی فرمایا ہی
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پہر اگر نہین کرتی یعنی جو حکم ہوا تمکو تو خبردار ہو جاؤ و
لڑنیکو اللہ سی اور اوسکی رسول سی **فصل** روایت ہی جابر صحابی رض سی کہ کہا لَعَنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ
یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سود کی لینی والی کو اور دینی والی کو اور لکہنی والی کو
اور گواہون کو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین **ف** لکہنی
والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکی کی امر نامشروع پر اور اس سی صریح معلوم ہوا کہ
حرام ہی تمسک لکہنا سود کا اور گواہ ہونا اوسکا ف **تنبیہ** غور کرین مسلمان اس حدیث کی
مضمون مین کہ جنپر حضرت کی لعنت یعنی پہٹکار ہوئی اونکا کیا ٹہکانا ہی اب بعضی تو سود کی لینی مین
دریغ نہین کرتی بلکہ شیر مادر سمجہتی ہین اور بعضی دینی مین ایسی مبتلا ہین کہ گویا اوسکو حلال و درست
سمجہتے ہین اسلیئی کہ کچہہ پروا نہین کرتی اوسکی لینی دینی مین اور برآمد کار اسپر موقوف کر رکہی ہی حالانکہ
محض خواہش نفسانی اور امور نامشروعہ کی لیئی لیتی ہین مانند زرق برق شادی اور رسمیات واہیہ
غمی وغیرہ کی اگر اپنی خواہش نفسانی کو لگام دیکر انتظام کرین تو ممکن ہی لیکن مصداق اس آیت کریمہ کی
ہو رہی ہین كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ یعنی کوئی نہین پر تم دوست رکہتی ہو دنیا
کو اور چہوڑتی ہو آخرۃ کو اور سود کی تمسک لکہنی والی اور اوسکی گواہ بہی پروا نہین کرتی بلکہ حاجت
روائی حاجتمند کی سمجہتی ہین حالانکہ رب العالمین فرماتا ہی وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَ
لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ بہائیو جاگو خواب غفلت سی اور اپنی آخرۃ کی فکر کرو وہان کوئی کسیکی
کام نہین آنیکا بجز رضائی مولا ف اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درہم ربوا یاکلہ الرجل وہو
يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً یعنی ایک درہم سود کا کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ سود کا

ث ز ہی گناہ مین چھتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دار قطنی نی اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس سی اس عبارت کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ نَبَتَ لَحْمُہٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ ط یعنی جسکا پیدا ہو گوشت مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتھہ اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہو لیکن مقصور کیا اوسکی معلوم کرنیمین اوسکا بھی یہی حال ہی اور لکھا ہی علما نی کہ سود زنا سی اشد اس لئی ہی کہ سود لینی والیکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط ۵ یعنی خبردار ہو جاؤ ساتھہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکیکی طرف سی اور جس سی اللہ اور رسول اوسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول اوسکیسی لڑی اوسکا کیا ٹھکانا ہی اور سبب اسکا یہہ ہی کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہین اوسکو جاہل پس کافر ہو جاتی ہین بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام مین اور بہید اس عددِ مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ط ع ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ یعنی گناہ سود کا ستر جزو ہی ادنی اونمین سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی مان سی ط اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھہ سود کی اگرچہ بہت ہو لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی ط اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُھُمْ کَالْبُیُوْتِ فِیْھَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِھِمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ اَکَلَۃُ الرِّبٰوا یعنی گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند گھرونکی تھی اونمین سانپ تھی کہ معلوم ہوتی تھی ونکی پیٹونکی باہر سی پس کہا مینی کون ہین یہہ لوگ ای جبرئیل کہا یہہ ہین کہانیوالی سود کی ط اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَۃِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ النَّوْحِ تحقیق حضرت علی نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تھی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی تمسک اور حساب لکھنی والی کو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تھی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی

روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب سی یہہ کہ آخر اوتری کی کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نہین کہولا اوسکو ہماری لئی فَدَعُوا الرِّبٰو
وَالرِّیْبَۃَ یعنی پس چہوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم
ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو ۵ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِذَا اَقْرَضَ
اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰی اِلَیْہِ اَوْحَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْهَا
اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ یعنی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا
قرض کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا طرف قرض دینی والیکے یا سوار کیو دی اوسکو جانور پس
نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو عادۃ تحفہ بہیجنا اور سوار کرنا درمیان
قرض لینی والی اور قرض دینی والی کی پہلی اس سی ف نہ قبول کری تحفہ تا ربوا نہو
اس لئی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کے
پہلی سی کچہہ بہیجنی بہیجانیکے تو کچہہ مضائقہ نہین اسلیئی کہ وہ قرض کی سبب سے نہین بلکہ بسبب عادت
پہلی کی ہی منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی کچہہ قرض دیا تہا ایک
روز اوسکی ہان تقاضی کی لئی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہری
دہوپ مین کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سی یہان تک کہ وہ نکلا بڑی
دیر کی بعد یہہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کی کی ۵ ع ف حدیث شریف مین
آیا ہی کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَۃً فَهُوَ رِبٰوا پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بسبب عادت
قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ۵ مالابد ۵ اور روایت ہی ابی بردہ
بن ابی موسی سی کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبد اللہ بن سلام صحابی سی پس کہا اونہون
نی کہ تحقیق تو ایسی زمین مین ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہووی واسطی
تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہہ بہس کا یا بوجہہ جو کا یا گہاس
کا پس لی تو اوسکو اسلیئی کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی ۵ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ
وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ یَدًا بِیَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِیْعُوْا کَیْفَ

یعنی چاندی … عوض اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہون کی اور جو بدلی جو کی اور کہجور
بدلی کہجور اور نمک بدلی نمک کی درحالیکہ مانند ہون ساتہہ مانند کی یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ
تاکید و بیان کی لیے کہا کہ برابر ہون ساتہہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون یہہ قسمین تو
بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست عہ ف یعنی اوسی مجلس مین پہلے جدا ہونیکی بایع اور
مشتری مول کو قبض کرلین یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک چیز نقد ہو اور اسحدیث مین
چہہ چیزون کی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون جو کہجور نمک اور سوائی اونکی اور چیزون کو
مانند لوہی کی اور چونی اور اقسام داتون کی علمائی انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتہہ اختلاف کی اور
اختلاف اس سبب سی ہی کہ علت ربوا کی چہہ چیزون مین کیا ہی امام مالک نی علت ربوا کی
ان چہہ چیزونمین یہہ سمجہی ہی کہ ثمنیت ہونی چاندی مین اور قوت مدخر عہ ہونا باقی چار چیزون مین ہی پس
جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت عہ ہوگی اوسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری
اور میوی اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوسکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک
کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی
چاندی مین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزون مین اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور
ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین
نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اور دہات اور چونہ اور مانند انکی مین اونکی نزدیک
ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونی کا بدلی دو پیمانی چونیکی لینا دینا درست ہی اسیطرح
سی لوہا تانبا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بہر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت
ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پہر علت ربوا کی سونی چاندی
مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیزمین مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی
چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیزمین مانند چونہ اور اشنان
وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا منصوص ہے اونمین تو تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع
مین وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اسکی جاری ہوا اور گیہون جو کہجور نمک
یہہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیچ درست ہوگی ان چیزونکی درصورتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن

اور

اور کیل کا ہی سونیکو سونیکی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندی کی ساتھہ بیچنی
مین برابر وزن چاہیی کمتی بڑہتی وزن مین درست نہین ہے اور چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار
ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا ہو شرعًا وہ کیلی ہین پس اگر کوئی من بہر
گیہون بدلی من بہر گیہون کی بیچی تو درست نہین جب تک کہ پیمانہ مین برابر ہو اور یہی حکم ہی جو
اور کہجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا اوسمین اعتبار
عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہو تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی اور اگر عرف
مین کیلی ہی تو کیل مین برابر چاہیی زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہو اور لوہا
تانبا عرف مین وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیئی کمتی بڑہتی وزن مین ہم جنس
کی ساتھہ موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ ح ۱۲ ع مولانا اسحق رحمہ اللہ **ف** ربوا حرام ہی قرض
مین اور بیع مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر اوسکی حرمت کا کافر ہی اور ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا
نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھہ وعدی کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑیکو بدلی بہت کی
بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی
نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا النسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر سے
مراد ہی کیل یا وزن کہ معیار شرعی یہی کیل ہی یا وزن اور شارع نی جس چیز کو کیلی کہا ہی
وزنی نہوگی ساتھہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتھہ عرف
لوگون کی پس بیچنا گیہونکا بدلی گیہونکی ساتھہ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی
یا چاندی کا ساتھہ جنس اپنی کی کیل کر کر اگرچہ برابر ہون اسلیی کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سے
اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا ہی اور نہ وزنی پس اوسمین اعتبار
عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتھہ عرف لوگون کی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح
دی ہی اوسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود مسکوکہ کا
ساتھہ گنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتھہ وزن کی اور کتاب کافی مین فتوی لوگون کی
عادت پر دیا ہی مطلقًا کذا فی البحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سی یعنی اتحاد جنس
اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر

گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنون کی یا چونہ عوض چونیکی یا سونا عوض سونیکی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل و نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحادِ جنس اور اتحادِ قدر موجود ہین اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو تفضیل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتھہ ایک کیل کی بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتھہ ایک ترازو اور بٹون کی اور سونا اور چاندی ساتھہ ایک ترازو یعنی کانٹی اور بٹون کی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور گز یکی بکریکو ساتھہ گز یکی بکری کی یا گھوڑی کو عوض گھوڑیکی بیچا جاوی تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ یہان اتحادِ جنس موجود ہی اور کیل و وزن نہین اسلیی کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحادِ جنس اور اتحادِ قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیی کہ یہان نہ اتحادِ جنس ہی اور نہ اتحادِ قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونیکو عوض لوہی یا تانبی کی یا بالعکس اسکی بیچی تو یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحادِ جنس ہی اور نہ اتحادِ قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹ لوہی کی اور تانبی کی اور ہین اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونہ کی بیچی کہ کیل گیہون کا اور ہی اور کیل چونہ کا اور تو یہان بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کذا مالابدمنہ در المختار

سوال گوٹہ کناری تاش بانی جوتہ کمخواب اساوری وغیرہا کہ جو چاندی کی تارون اور ریشم وغیرہ سی بنی جاوین انکو ادہار بیچنا درست ہی یا نہین **جواب** ایسی چیزونکو عوض روپیون اور اشرفیون اور چاندی سونی کی ٹکڑون وغیرہ کی ادہار بیچنا جائز نہین اسلیی کہ جس چیز مین سی چاندی بغیر نقصان کے جدا نہو اسکا حکم نری چاندی کا ہوتا ہی جیسا کہ مسئلہ حلیۃ السیف سی کہ شرح وقایہ مین ہی معلوم ہوتا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی وَاِن لَم یَتَخَلَّص بِلَا ضَرَرٍ بَطَلَ اَصلًا منہ ای اِن لَم یَتَخَلَّصِ الفِضَّۃُ مِنَ السَّیفِ بِلَا ضَرَرٍ وَافتَرَقَا بِلَا قَبضٍ بَطَلَ فِی کِلَیہِمَا انتہی

سوال ہنڈوی کروانی جائز ہی یا مکروہ **جواب** ہنڈوی کو فقہ کی کتابون مین سفتجہ کہتی ہین مکروہ لکھا ہی اوسکو فقہانی چنانچہ شرح وقایہ وغیرہ مین لکھتی ہین کُرِہَ السُّفتَجَۃُ

بِالضَّوءِ وَهِيَ اِقْرَاضٌ لِسُقُوطِ خَطَرِ الطَّرِيقِ فِي الْمُغْرِبِ السُّفْتَجَةُ بِضَمِّ السِّينِ وَفَتْحِ التَّاءِ اَنْ يَدْفَعَ مَالًا بِطَرِيقِ الْاِقْرَاضِ لِيَدْفَعَ اِلَى صَدِيقِهِ فِي بَلَدٍ آخَرَ وَاِنَّمَا يُقْرِضُهُ لِسُقُوطِ خَطَرِ الطَّرِيقِ

اِنْتَهَى بر آنکہ یہہ معاملہ آجکہ سا تہہ تین صورتون کی رائج ہوتا ہی کبھی ر پی کو جو نکا تون لکھتی ہین نہ زیادہ نہ کم اور کبھی کم لیتی ہین اور زیادہ لکھتی ہین اور کبھی زیادہ لیتی ہین اور کم لکھتی ہین پہلی صورتمین تو شبہ ربوا کا ہی اور دونون صورتون اخیر مین صریح ربوا ہی یا دینی مین یا لینی مین لیکن حلال کرنا اس ربوا کا بہت آسان ہی صورت اوسکی یہہ ہے کہ مثلا اگر سو ر پی کی ہنڈوی کرتا ہی اور دس ر پی ہنڈاون دینا لازم آتا ہی تو بس دو کم سو ر پی ساہوکار کو دیوی اور دو ر پی کی ٹکی بہنا وی اور باران ر پی کی عوض مین بطور صرف کی بیچی کہ بسبب غیر جنس ہونی دو ر پون کی ٹکون کی زیادتی حلال ہوجاتی ہی جیسا کہ حدیثون مین اور فقہ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی اسلیی کہ واسطے ڈالنا غیر جنس کا تفاضل یعنی زیادتی کو حلال کر دیتا ہی اور اگر ساہوکار کچہہ سو ر پون مین واپس دیتا ہی کہ اوسکو پہرت کہتی ہین تو بس علاج اوسکا یہی ہی مثلا اگر سو ر پی کی ہنڈوی کرواتا ہی اور پانچ روپی اوسمین سی ساہوکار واپس دیتا ہی تو بس چاہیی کہ نوی نقد دیوی اور پانچ ر پی کی ٹکی بہنا کر دیوی عوضمین دس ر پی کی اور دس ر پی آپ لی لیوی اور مجلس واحد مین یہہ معاملہ کری اور علماء نی بیچ رفع کراہت سفتجہ یعنی ہنڈوی کی ایک تدبیر لکھی ہی کہ اول ساہوکار کو ر پی بغیر شرط ہنڈوی کی قرض دیوی بعد اوسکی کہی کہ یہہ قرض ر پی فلانی شخص کو فلانی شہر مین دینا اور وہ اس مضمون کا نوشتہ دیوی اسلیی کہ کراہت ہنڈوی کی اسی جہت سے ہی کہ اس قرض سی منفعت حاصل کرتا ہی یعنی یہہ بات جو کرتا ہی خطرہ راہ سی کرتا ہی اور جب اوسمین منفعت اس شخص کی مشروط ہو شبہ ربوا کا ہوگا اور جب منفعت مشروط نہ ہو یہہ معنی متحقق نہوی وقیل اذا لم تکن المنفعۃ مشروطۃ فلا باس بہ انتہی وجزم بہذا القیل فی الصغری والواقعات الحسامیۃ والکفالۃ للشہید وعلیہ المتجری فی صرف البزازیۃ نہر ملخصا وصورۃ الشرط ما فی الواقعات

رجل اقرض رجلا على ان يكتب له بها الى بلد كذا فانه لا يجوز وان اقرضه بغير
شرط وكتب جاز حموى انتهى ما في الطحطاوي ملخصاً

سوال

بیع گوٹہ و کناری و کلابتون و قیتون و پاپوش تاٹ بافی بحساب فی تولہ یکروپیہ چہار آنہ مثلاً
کہ بجانب ثمن تفاضل است درست است یا نہ و اگر درست نباشد پس بکدام حیلہ خرید کنند

جواب

اولاً باید دانست کہ بیع اشیاء مذکورہ بیع صرف است چہ فقہاء رحمہم اللہ بیع شمشیر محلی و زین
مفضض و اشیاء زردوز را در اشتہ بعض احکام بیع صرف شمار نمودہ اند پس در بیع اشیاء
مندرجہ سوال تقابض عوضین بالفعل شرط است و در صورت عدم تقابض احد العوضین
عقد باطل خواہد شد قَالَ فِي الهِدَايَةِ فَاِنِ افْتَرَقَا فِي الصَّرْفِ قَبْلَ قَبْضِ العِوَضَيْنِ
اَوْ اَحَدِهِمَا بَطَلَ العَقْدُ اِنْتَهٰى و چونکہ تخلیص ریشم و چرم در اشیاء مذکورہ بیضرر
دشوار است و تسلیمش محال لہذا در صورت عدم تقابض ثمن بیع بہ نسبت بحصہ ریشم و
چرم نیز درست نیست قَالَ فِي الدُّرِّ فَاِنِ افْتَرَقَا مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ بَطَلَ فِي الحِلْيَةِ فَقَطْ
وَصَحَّ فِي السَّيْفِ اِنْ تَخَلَّصَ بِلَا ضَرَرٍ كَطَوْقِ الجَارِيَةِ وَاِنْ لَمْ يَتَخَلَّصْ اِلَّا بِضَرَرٍ بَطَلَ اَصْلًا انتهى
و چون اشتراط تقابض عوضین ممہد شد پس میگوئیم کہ بیع ہر یکی از اشیاء مسئول عنہا بغیر جنس
دست بدست بلا تامل صحیح است لقول الہدایۃ وان باع الذہب بالفضۃ جاز التفاضل لعدم المجانسۃ
و وجب التقابض انتہی اما بیع ہر یکی ازان اشیاء سوائی پاپوش تاٹ بافی بجنس خود مثلاً اگر ہر یکے
ازان نقرئی بود بعوضش بروپیہ پس حالش چنین است کہ اگر اہل تجارت در عرف خویش بعض
ثمن را بعوض سیم محسوب کنند و بعض را بعوض ریشم کہ در کلابتون و قیتون وغیرہ موجود
است تا بیع ہر یکی ازان بعوض روپیہ بلا تامل صحیح خواہد شد و درین صورت مثلا در یک تولہ
کلابتون یازدہ ماشہ سیم بعوض یازدہ ماشہ منجملہ سیم یکروپیہ محسوب خواہد شد و باقی سیم از ثمن بعوض
ریشم وغیرہ و صورتش مثل بیع کنیزک مع طوق است کہ در کتب فقہ مصرح است و نیز
جوازش ازین عبارت ہدایہ لائح میشود قَالَ فِي الهِدَايَةِ وَلَوْ تَبَايَعَا فِضَّةً بِفِضَّةٍ

او د

اَوْ ذَهَبًا بِذَهَبٍ وَاَحَدُهُمَا اَقَلُّ وَمَعَ قَلِيْهِمَا شَيْءٌ اٰخَرُ تَبْلُغُ بِهٖ قِيْمَةَ بَاقِي الْفِضَّةِ
جَازَ الْبَيْعُ مِنْ غَيْرِ كَرَاهَةٍ وَاِنْ لَمْ تَبْلُغْ فَمَعَ الْكَرَاهَةِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ قِيْمَةٌ كَالتُّرَابِ لَا يَجُوْزُ الْبَيْعُ

واگر اہل تجارت در عرف خود در بیع ہمچو اشیا سوای سیم چیزی ملحوظ خاطر نمیدارند و ریشم را
کالعدم می پندارند پس حیلہ جوازش است کہ باختلاط غیر جنس مثل تنکہ وغیرہ خرید فروخت
نمایند انیست کلام در اشیاء مذکورۃ الصدر سوای پاپوش ثابت باقی وحال پاپوش ثابت
باقی اینست کہ بیعش بعوض روپیہ بتفاضل بلا استفسار حال از تجار صحیح است چہ در پاپوش
بعض قدر ثمن کہ بہ نسبت قدر سیم کلابتون پاپوش زائد است بمقابلہ چرم دوزیدہ تقتیما
میتوان شد پس بیعش مثل بیع سیف محلی است مگر تقابض ثمن بالفعل اندران شرط است
چنانچہ بالا ممہد شد پس اگر قبل افتراق عاقدین ادای ثمن نہ نمود عقد فاسد خواہد شد و
چونکہ تخلص چرم از کلابتون آن پاپوش بیضرر متصور نیست حالش این ہم نمیتوان شد
کہ بحصہ چرم عقد بیع لیصحیح باشد چنانچہ بالا گذشت لہذا باید کہ قیمتش دست بدست
ادا کند تا عقد صحیح ماند واللہ اعلم بالصواب فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَلْبَابِ ؏

گو بلطف محمد کریم اللہ است	سید محمد ہاشم	سید محمد نذیر حسین	محمد قطب الدین

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ
یعنی نہ بیچو سونا بدلی سونے کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور
نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو
انمین سے غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو وعدہ بدلی نقد کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نے
اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونیکو بدلی سونیکی اور نہ چاندیکو بدلے

چاندی کی مگر برابر ہون تول مین ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلے
سونیکی یا چاندیکا بدلی چاندیکی تو برابر ہی ہون دونون وزن مین بنوائی اوسکی لینی جائز
نہین اسلیئی کہ زیادتی لازم آویگی ع اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ الخ
ترجمہ ساری حدیث کا یون ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر
پس لایا وہ حضرت کی پاس کہجور اچہی پس فرمایا حضرت نی کیا سب کہجورین خیبر کی ایسیہی ہوتی ہین
کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی یارسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتی ہین ایک صاع اچہی مین سے بدلی دو صاع کے
یعنی ناکارہ مین سی اور دو صاع بدلی تین صاع کی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ کر بیچ جمع کو یعنی بھیل کو جمیع
ہر طرح کی کہجور ہو بدلی درہمون کی پہر خرید کر بدلی درہمون کی اچہی کہجورین اور فرمایا ترازو
مین مانند اسکے ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی کہجور اور مانند اوسکی کیلی ہین
کہ پیمانہ مین ناپ کر بیچتی ہین اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتی ہین جیسے سونا
اور چاندی اونکا بہی یہی حکم ہی کہ اچہی کو بدلی بریکی ساتہہ زیادتی کی نہ بیچین بلکہ بریکو بدلی
درہمونکی بیچین اور اون درہمون کی اچہی لیلی اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین
اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتی ہین اور اچہی اور بری باب ربوا مین برابر ہین ڈ ح ڈ
اور کہا جابر نی کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہجرة
پر یعنی عہد کیا حضرت سی کہ اپنی وطن سی نکل کر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا
اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہہ غلام ہی پہر آیا مالک اوسکا ڈہونڈتا ہوا اوسکو پس
فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بِعْنِیْہِ یعنی بیچ میری ہاتہہ اوسکو پس خریدا
اوسکو حضرت نی بدلی دو غلامون سیاہ رنگ کی اور نہ بیعت لی کسی سی پیچہی اسکی
یہان تک کہ پوچہہ لیتی اوس سی کہ غلام ہی تو یا آزاد نقل کی یہہ مسلم نی ف اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ ایک غلام بدلی دو غلامون کی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا
کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسری سی زیادہ ہو جائز ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی
کہ اس سی اہل علم نی یہہ نکالا ہی کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی دو حیوانون کے
نقد برابر ہی کہ ایک جنس کی ہون یا دو جنسون کی اور اختلاف کیا ہی علما نے

بیچ بیچنی حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم
اور قول عطا بن ابی رباح اور ابحنیفہ اور علماء اونکیکا بھی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ
منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا آپنی بیچنی حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر
اور بعضے صحابہ رضی نی اسکو جائز رکہا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی ڈ. ع ڈ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ الخ یعنے منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچنی تودہ کہجور کیسے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکے بدلی پیمانہ معین کی کہجور سے
نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اسطرح کی بیچنی سی منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کہجور کا
ہو کہ اوسکے مقدار معلوم نہو اور دوسرے طرف چند پیمانہ معین ہون مثلا بیس یا دس
اسلیے کہ اوس تودہ کا حال معلوم نہین کہ کسقدر ہی شاید کہ اون پیمانون سی زیادہ ہو
یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ دونون طرف ایک جنس
کی چیزین ہون اور اگر دونون چیزین مختلف جنسکے ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیے کہ اونمین
زیادتی حرام نہین ڈ ع ڈ ح ڈ اور روایت ہی فضالہ بیٹے عبید کیسے کہ کہا خریدا مینی دن
خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تہا سونا اور نگینی پس جدا کیا
مینی اوس ہار کو یعنی سونی مین سی نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمین سونا زیادہ بارہ
دینار سے پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس
فرمایا آپنی کہ نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنے سونا
اوسکا جدا کیا جاوی نگینون وغیرہ سے نقل کی یہہ مسلم نے ف
اسمین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتھہ جنس اوسکی کی اور مبیع اور
مول کی ساتھہ یا ایک کی ساتھہ انمین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچی سونیکا
جڑاو زیور وغیرہ بدلی سونیکے خواہ اشرفیان ہون یا اور کچہہ تو نگینی وغیرہ اوسکی جدا
کرکر برابر سونیکی تول کر بیچی اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلی چاندی کی خواہ رپے ہون
یا اور کچہہ تو اوسکا بھی یہی حکم ہے تا کمی زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی
اور اگر بیچے سونیکی چیز جڑاو بدلے چاندیکی خواہ روپیے ہون خواہ اور کچہہ

کچھہ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچھہ تو اوکھاڑنا
اوسکی نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہی
اوسمین کمی زیادتی سی ربوا نہین لازم آتا ط ع و مولنا ۵ اور فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوی مگر کہانیوالا
سود کا پس اگر نہ کہا ویگا سود تو پہنچیگا اوسکو غبار اوسکا ف یعنی اثر اوسکا پہنچیگا کہ
وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنی والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوا کی معاملی مین
یا معاملہ کریگا ساتھہ سود خوار کی اور ملیگا مال اوسکا ساتھہ مال اسکی کی ۵ ح ط
کہا سعد بن ابی وقاص نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحالین کہ
پوچھی گئی آپ خرید نے کہجور خشک کی بدلی کہجور تازی کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کہجور تازی
جس وقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع فرمایا اوسکو اس سی ف منع فرمایا اسکو
اسلیے کہ دونون برابر نہین ہونگین پس لازم آویگا ربوا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور
ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء رحمہم اللہ نی اور جایز رکہا
ہی اوسکو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی جبکہ دونون برابر ہون ماپنی مین اور حمل کیا ہی
اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہہ جو منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب سی نقد
تہی بلکہ وعدہ کر لی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی اسی راوی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی کہجور تر کی
بدلی کہجور خشک کے از راہ نسیہ کی اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلے
خشک کی اور گوشت تازہ کی بدلی گوشت خشک کے ط ع ۵ منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی گوشت کیسی بدلی حیوان کی کہا سعید نی تھا بیچنا گوشت
کا بدلی حیوان کی جاہلیت کی جوا سی ف یعنی جیسی مال لوگون کا ساتھہ
باطل کی کہایا جاتا ہی جوی مین ویسیہی اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونون مین
مختلف ہی اوسمین بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور
کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کی
برابر ہی کہ ہووہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوسکی ہی اور وہ حیوان کہایا جاتا ہی

یا نہ کہا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون
کی ساتھہ غیر موزون کی ہے اور مراد نہی سی حدیث مین یہہ ہی کہ ہو ایک دونون مین
سی نسیہ یعنی وعدی پر ھ ع ڈر روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نی بیچنی جیونکی سی بدلی جیونکی نسیئہ یعنی بطریق وعدیکی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو کہ سامان درست کر لشکر کا یعنی سواری
اور ہتیار وغیرہ پس ہو چکی اونٹ یعنی اکثر لوگونکو اونٹ دیلی اور بعضی لوگ بغیر
سواری کی رہ گئی پس حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین اونت عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ
لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹون کی تا زمانی آنی زکوۃ کی اونٹون کی **ف**
اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آوینگی اونٹ زکوۃ کے
تو ادا کرینگی کذا ذکر علی جاننا چاہیی کہ در المختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک
قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس الحدیث کا دہ ؛
یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا
ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی کہ احادیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیع جیوانکی بدلی جیوانکی وعدی پر
اور ہماری علمانی منع کیا ہے اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تورپشتی نی کہ حدیث
عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرۃ بن جندب کی قوی تر ہی
یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی ہے کیا ہو پہر منسوخ ہوا ڈ اور فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیاز ہی نسیہ یعنی وعدی مین اور ایک روایت
مین فرمایا نہین بیاز اوس چیز مین کہ ہووی دست بدست **ف**
بیاز ہی وعدیمین یعنی متحق ہوتا ہی وعدیمین اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا
برابر ہون مثلا بیچنا گیہونکا بدلی جو کی ساتھہ زیادتی کی درست ہی اگر دست
بدست ہو اور اگر بطریق وعدیکی ہو تو نہین درست اور نہین بیاز الخ یعنی اگر دونون
چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو
ربوا نہین ہی اور خلاف جنس مین ساتھہ کمی زیادتی کی بہی ربوا نہین لازم آتا ڈ ع

والله اعلم بالصواب وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمین وقد تمت الرسالة

تقریظ این رسالهٔ دلپذیر و مقالهٔ بی نظیر از مولوی محمد حسین فقیر سلمه القدیر

بحمدک یا من قال احل الله البیع وحرم الربوا له الحکم والعظمة والکبریاء والصلوة علی من لعن آکل الربوا وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء وعلی آله الازکیاء وصحبه الاتقیاء اما بعد درین زمان رسالهٔ هدایت ترجمان در بیان تحریم ربوا و حلت بیع و شرا مسمی به **تذکرة الربوا** از توالیف تازهٔ مستند اکابر علما و مرجع فحول فقها که فیضان علم و فضلش بوساطت کتب مولفه اش مثل نور ماه باطراف غبرا رسیده و اکثری از برکات تعلیم و تصنیفش رتبهٔ فضلا بهم رسانیده چگونه نباشد و حال آنکه مسئله از مسائل فقهیه ضروریه نیست که از قلم فیض رقمش نچکیده و معضلی از معضلات علم تفسیر و حدیث نه که بتقریر دلپذیرش بسهولت نه انجامیده وعظ و تذکیر پرتاثیرش سنگدلان را موم دل می نماید الحق که بدیدنش خدا یاد می آید عالم باعمل تذکرهٔ متقدمین تکملهٔ متاخرین مشار الیه بالبنان نائب رسول رحمن و هو مولانا و بالمجد اولانا برکة من برکات الله المبین و آیة من آیات رب العالمین **المولوی محمد قطب الدین الدهلوی** مد ظله العالی زهی رساله مملو از فوائد عجیبه ملتقط از کتاب الله الاعظم و حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم و کتب معتبرهٔ فقه که وجود بعضی بسبب ندرت چون کبریت احمر است و بعضی بجهت ضخامت خودها و انتشار فوائد در آنها در مواضع متفرقه راهی لطالب نمیدهند بل تخریج روایات از آنها بلا زحمت و مشقت از علما صورت نمی بندد چه جائی طلبه عوام جعل الله سعیه مشکورا که طلبا لمرضات الله تعالی برای نفع عام و بنظر شدت حاجت انام این مسائل ربوا با وجود کثرت مشاغل در اندک فرصت جمع فرمود امید که هر انسان مستفیض شود و توفیق عمل یابد بتوفیق الله تعالی

قطعه تاریخ رسالهٔ دلپذیر از مولوی محمد حسین متخلص بفقیر سلمه الله الکبیر

ای یار و خدا نخواسته کل
بی توبه رہو گی دائما خوار
دیکھو تو بیاز کھانے والا
دارین مین کیون نہو یگا خوار

محشر مین کری تمهین خدا خوار
واہمہ زیان ہی سود کھانا
دنیا مین ہی کیا ذلیل کیا خوار
تائب ہوا اس رسالہ سی خوش

لازم ہی ربوا سی توبہ کرنا
اور سود خورندہ ہی سدا خوار
کرتا ہی نکاح اپنی مان سی
اصرار کنندہ ہیجا خوار

سن ہجری سی سر طرق دین لی
ہی مین لفضائح ربوا خوار
١٢٨١